(ج) نبی کریم (خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلی آلہ واصحابہ وسلم) بطور مثالی سپہ سالار

حاصلاتِ تعلم

اس سبق کو پڑھنے کے بعد طلبہ اس قابل ہو جائیں گے کہ وہ:

- سیرتِ نبوی خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلی آلہ واصحابہ وسلم کی روشنی میں سپہ سالار کے اوصاف اور ذمہ داریوں سے واقف ہو سکیں۔
- نبی کریم خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلی آلہ واصحابہ وسلم کی جہاد میں بطور سپہ سالار (امن و صلح کی ترجیح، مشاورت اور اعلائے کلمۃ اللہ) تعلیمات کو جان سکیں۔
- سیرتِ نبوی خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلی آلہ واصحابہ وسلم کی روشنی میں آدابِ جہاد، مقتولین کے بارے میں احکام، قیدیوں اور مفتوحین کے ساتھ حسنِ سلوک کو جان سکیں۔
- سیرتِ نبوی خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلی آلہ واصحابہ وسلم کی روشنی میں سپہ سالار کی ذمہ داریوں پر عمل کرنے کے فوائد و ثمرات کا جائزہ لے سکیں۔
- سیرتِ نبوی خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلی آلہ واصحابہ وسلم سے سپہ سالار کی ذمہ داریوں کی عملی مثالیں جان کر اسلام کے تصورِ جہاد اور دہشت گردی میں فرق کر سکیں۔
- نبی کریم خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلی آلہ واصحابہ وسلم کے اسوۂ حسنہ کی روشنی میں بطور سپہ سالار خصوصیات کو بوقتِ ضرورت اپنی عملی زندگی میں شامل کر سکیں۔
- نبی کریم خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلی آلہ واصحابہ وسلم کی بطور سپہ سالار خصوصیات کو روزمرہ زندگی میں اپنا کر معاشرے کے امن و امان اور استحکام میں اپنا کردار ادا کر سکیں۔

سوال 1: بطورِ سپہ سالار نبی کریم خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلی آلہ واصحابہ وسلم کے اوصاف، ذمہ داریوں اور تعلیمات پر تفصیلی نوٹ لکھیں۔

جواب: اللہ تعالیٰ نے انسان کو دنیا میں اپنا نائب بنا کر بھیجا اور اس کی رہنمائی کے لیے انبیاء کرام علیہم السلام کو مبعوث فرمایا۔ ان تمام انبیاء میں سب سے آخری اور کامل ہستی حضرت محمد مصطفیٰ (خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلی آلہ واصحابہ وسلم) کی ذاتِ گرامی ہے، جنہیں اللہ تعالیٰ نے پوری انسانیت کے لیے اسوہ حسنہ بنا کر بھیجا۔ آپ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلی آلہ واصحابہ وسلم کی زندگی کا ہر پہلو ایسا ہے جو انسان کو نیکی، عدل، رحم، صداقت اور تقویٰ کا درس دیتا ہے۔ آپ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلی آلہ واصحابہ وسلم نہ صرف ایک عظیم نبی اور رسول ہیں بلکہ مثالی شوہر، باپ، رہنما، حکمران اور سپہ سالار بھی تھے۔ آپ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلی آلہ واصحابہ وسلم کی حیاتِ طیبہ وہ آئینہ ہے جس میں دنیا کے ہر فرد کو اپنے لیے راہِ ہدایت اور فلاح نظر آتی ہے۔

نبی کریم (خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلی آلہ واصحابہ وسلم) کی فوجی قیادت اور بے مثال سپہ سالاری:

نبی کریم (خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلی آلہ واصحابہ وسلم) نہ صرف ایک نبی اور حکمران تھے بلکہ ایک مثالی سپہ سالار بھی تھے۔ آپ (خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلی آلہ واصحابہ وسلم) نے کم افرادی قوت کے ساتھ کئی جنگیں لڑیں اور کامیاب حکمتِ عملی سے دشمن کو شکست دی۔ یہ آپ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلی آلہ واصحابہ وسلم کی جنگی حکمتِ عملی کا ہی اثر تھا کہ غزوہ بدر اور غزوہ احد میں صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کی قلیل تعداد نے بھی قریش کے بڑے بڑے جنگجوؤں کو دھول چٹائی اور ان کو ایسی شکست دی کہ اسلام اور اہلِ اسلام کے خلاف ان کے حملے اور ارادے پست ہو گئے۔ آپ (خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلی آلہ واصحابہ وسلم) قیادت میں مسلمانوں کو وہ اعتماد حاصل ہوا جو کسی بڑی تعداد یا اسلحے سے نہیں بلکہ ایمان، تقویٰ اور اخلاص سے حاصل ہوا۔

جنگی حکمتِ عملی اور فتوحات کی بنیاد:

نبی کریم خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلی آلہ واصحابہ وسلم کو اللہ تعالیٰ نے ان تمام صفات سے مزین فرمایا تھا جو ایک سپہ سالار میں ہونی چاہیں۔ غزوہ بدر میں

stepacademyofficial.com

صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنھم کی تعداد نہ ہونے کے برابر تھی اور دوسری طرف اہل مکہ اپنے پورے رعب و دبدبہ کے ساتھ مسلمانوں کو ایک ہی وار میں ختم کرنا چاہتے تھے۔ لیکن آپ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلی آلہ واصحابہ وسلم کی جنگی حکمت عملی نے اہل مکہ کو ایسی شکست دی کہ ان کے 70 بڑے سردار مارے گئے اور 70 کو قیدی بنالیا گیا یہ اسلام کی پہلی فتح تھی جس کی بنیاد 2 ہجری میں رکھی گئی۔

نبی کریم (خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلی آلہ واصحابہ وسلم) کی فتوحات کی بنیاد چند اہم اصولوں پر قائم تھی۔

1۔ ایمان و تقویٰ: نبی کریم خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلی آلہ واصحابہ وسلم ہر فیصلہ اللہ تعالیٰ کے حکم کے تابع ہوتا۔

2۔ منصوبہ بندی: ہر غزوہ میں پیشگی تدبیر اور مشورہ۔

3۔ اعصابی مضبوطی: سخت ترین حالات میں بھی ثابت قدمی۔

4۔ حربی مہارت: دشمن کی چالوں کو سمجھنا اور ان کا بروقت توڑ۔

نبی کریم (خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلی آلہ واصحابہ وسلم) کی جنگی حکمت عملی میں دفاعی اور جارحانہ دونوں پہلو شامل ہوتے، نبی کریم انتہا درجے کے بہادر تھے جس قوم کا سپہ سالار ہمت و جرات کا پاسبان ہو اس کی فتح یقینی ہوتی ہے اور یہی وجہ تھی کہ ہر بار دشمن کو حیران کن انداز میں شکست ہوتی۔

غزوۂ بدر:

غزوۂ بدر اسلام کا پہلا اور فیصلہ کن معرکہ تھا جو 17 رمضان المبارک 2 ہجری کو بدر کے مقام پر پیش آیا۔ مسلمانوں کی تعداد صرف 313 تھی جبکہ کفارِ مکہ 1000 سے زائد تھے۔ مسلمانوں کے پاس اسلحہ، گھوڑے اور ساز و سامان کم تھا لیکن ایمان، اتحاد اور نبی کریم (خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلی آلہ واصحابہ وسلم) کی قیادت کا خزانہ موجود تھا۔ آپ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلی آلہ واصحابہ وسلم نے جنگ سے پہلے خوب دعا کی:

﴿اللّٰهُمَّ إِنْ تَهْلِكْ هٰذِهِ الْعِصَابَةُ لَا تُعْبَدْ فِي الْأَرْضِ﴾

"اے اللہ! اگر یہ جماعت ہلاک ہوگئی تو زمین پر تیری عبادت کرنے والا کوئی نہ رہے گا" (صحیح مسلم: 1763)۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿وَلَقَدْ نَصَرَكُمُ اللّٰهُ بِبَدْرٍ وَّأَنْتُمْ أَذِلَّةٌ﴾ (سورۃ آل عمران، 123)

"اللہ تعالیٰ نے بدر میں تمہاری مدد کی حالانکہ تم کمزور تھے۔"

شجاعت و استقلال کا مظاہرہ:

نبی کریم (خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلی آلہ واصحابہ وسلم) کی سیرتِ طیبہ شجاعت، دلیری اور استقلال کا کامل نمونہ ہے۔ آپ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلی آلہ واصحابہ وسلم نے ہر میدان میں ثابت قدمی، حوصلہ اور بہادری کا عملی مظاہرہ فرمایا۔ غزوۂ بدر، احد، خندق اور حنین میں دشمن کی کثرت، وسائل کی کمی اور سخت حالات کے باوجود آپ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلی آلہ واصحابہ وسلم میدان سے نہ ہٹے۔ جنگِ حنین کے موقع پر جب کچھ صحابہ ہٹنے لگے تو آپ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلی آلہ واصحابہ وسلم تنہا میدان میں ڈٹے رہے اور بلند آواز سے فرمایا۔

"أنا النَّبِيُّ لا كَذِب. أنا ابنُ عبدِ المطّلب" (صحیح مسلم، حدیث: 1775)

"میں نبی ہوں، یہ جھوٹ نہیں، میں عبد المطلب کا بیٹا ہوں۔"

آپ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلی آلہ واصحابہ وسلم نے نہ صرف خود شجاعت دکھائی بلکہ اپنے صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنھم کی بھی تربیت کی کہ وہ سچائی پر قائم

stepacademyofficial.com

رہیں اور کسی خوف میں نہ آئیں۔ یہی شجاعت آج بھی امت کے لیے مشعل راہ ہے۔

غزوۂ خندق:

غزوۂ خندق 5 ہجری میں اس وقت پیش آیا جب مدینہ پر قریش، یہود اور دوسرے قبائل نے مل کر حملہ کرنے کا منصوبہ بنایا۔ اس موقع پر نبی کریم (خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلی آلہ واصحابہ وسلم) نے صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے مشورہ کیا اور حضرت سلمان فارسی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی رائے پر خندق کھودنے کا فیصلہ کیا۔ خندق مدینہ کے شمالی جانب کھودی گئی، کیونکہ دیگر سمتوں پر فطری رکاوٹیں موجود تھیں۔ نبی کریم خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلی آلہ واصحابہ وسلم نے خود بھی صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے ساتھ خندق کھودی، سخت سردی، بھوک اور تھکن کے باوجود آپ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلی آلہ واصحابہ وسلم نے صبر، حوصلے اور قیادت کا عملی مظاہرہ فرمایا۔

نبی کریم (خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلی آلہ واصحابہ وسلم) کی سپہ سالاری اور جنگی قیادت ایمان، تدبر، شجاعت، اور منصوبہ بندی پر مبنی تھی۔ آپ (خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلی آلہ واصحابہ وسلم) نے نہ صرف تلوار کے میدان میں بلکہ حکمت، صبر اور بصیرت کے ساتھ دشمنوں کو شکست دی۔ آپ (خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلی آلہ واصحابہ وسلم) کی قیادت آج بھی فوجی قیادت، ریاستی تحفظ، اور قومی حکمت عملی کے لیے کامل نمونہ ہے۔

نبی کریم (خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلی آلہ واصحابہ وسلم) کی جنگی حکمت عملی اور رازداری:

نبی کریم (خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلی آلہ واصحابہ وسلم) کی قیادت نہ صرف روحانی اور اخلاقی تھی بلکہ آپ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلی آلہ واصحابہ وسلم ایک مدبر اور حکمت والے سپہ سالار بھی تھے۔ آپ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلی آلہ واصحابہ وسلم جنگی مہمات کی منصوبہ بندی رازداری، مشورے اور وقت کی مناسبت سے کیا کرتے تھے۔ کسی بھی مہم کا اعلان کبھی واضح طور پر نہیں کرتے تاکہ دشمن کو پیشگی اطلاع نہ ہو۔ غزوۂ حدیبیہ اور غزوۂ خیبر میں آپ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلی آلہ واصحابہ وسلم کی رازداری کا اندازہ اس بات سے لگایا جا سکتا ہے کہ آپ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلی آلہ واصحابہ وسلم نے مسلمانوں کو سفر کی اصل منزل نہیں بتائی یہاں تک کہ وہ مقررہ مقام تک پہنچ گئے۔ غزوۂ فتح مکہ کے موقع پر بھی آپ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلی آلہ واصحابہ وسلم نے دشمن کو بے خبر رکھا اور رات کے وقت خیموں میں آگ جلوا کر مکہ والوں کو مرعوب کیا۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں:

"نبی کریم خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلی آلہ واصحابہ وسلم جب کسی جنگ کی طرف نکلنا چاہتے، تو اس کے برعکس تیاری کا اشارہ فرماتے تھے" (صحیح بخاری: 2950)۔

نبی کریم خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلی آلہ واصحابہ وسلم لشکر کی صف بندی، اسلحہ کی تقسیم، گھات لگا کر حملہ کرنے، دشمن کے جاسوسوں پر نگاہ رکھنے اور اپنے رازدار صحابہ رضی اللہ عنہم کو خصوصی ذمہ داریاں سونپنے کا خاص اہتمام فرماتے تھے۔ آپ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلی آلہ واصحابہ وسلم نے فرمایا:

﴿اَلْحَرْبُ خُدْعَةٌ﴾ "جنگ چالاکی کا نام ہے" (صحیح مسلم: 1739)۔

صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کی صلاحیتوں کے مطابق ذمہ داریاں:

صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کی زندگیوں میں یہ بات واضح ہے کہ رسول اللہ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلی آلہ واصحابہ وسلم نے ہر صحابی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو اس کی صلاحیت، قابلیت اور دلچسپی کے مطابق ذمہ داریاں سونپیں۔ یہ حکمت عملی نہ صرف معاشرتی استحکام کا باعث بنی بلکہ دین کی تبلیغ اور ریاست کے نظام کو بھی مضبوط کیا۔ مثلاً حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو ان کی صداقت اور قربانی کی وجہ سے خلافت کی ذمہ داری دی گئی، جبکہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو ان کی بہادری اور عدل کی بنیاد پر انتظامی امور سونپے گئے۔ حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی سخاوت اور انتظامی قابلیت کے پیش نظر انہیں مالی معاملات اور اسلحہ کی فراہمی کی ذمہ داری دی گئی۔ نبی کریم خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلی آلہ واصحابہ وسلم نے حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی علمی قابلیت اور شجاعت کی بنا پر انہیں اہم فوجی اور قضائی امور سونپے۔ اس طرح ہر صحابی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو اس کے خاص اوصاف اور صلاحیتوں کی روشنی میں کام دیا گیا تاکہ ریاست کے تمام شعبے مضبوط ہوں اور دین اسلام کی خدمت میں کوئی کمی نہ آئے۔ یہ اس بات کا ثبوت ہے کہ نبی کریم (خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلی آلہ واصحابہ وسلم) نے فوجی، انتظامی اور تعلیمی قیادتوں

stepacademyofficial.com

کے لیے اہلیت اور مہارت کو بنیاد بنایا۔

ایک کامیاب سپہ سالار کی صفات سیرتِ نبوی (خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلی آلہ واصحابہ وسلم) کی روشنی میں:

نبی کریم خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلی آلہ واصحابہ وسلم ایک بہترین سپہ سالار تھے جن کی جنگی قیادت میں مسلمانوں نے بے شمار کامیابیاں حاصل کیں۔ آپ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلی آلہ واصحابہ وسلم کی سب سے بڑی خوبی حکمت، صبر، اور حکمت عملی تھی۔ آپ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلی آلہ واصحابہ وسلم دشمن کی چالوں کو سمجھتے اور اپنی فوج کی حفاظت کے لیے پیشگی منصوبے بناتے۔ آپ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلی آلہ واصحابہ وسلم ہر حال میں اللہ تعالیٰ پر بھروسہ رکھتے اور اپنی ٹیم کو بھی اعتماد دیتے۔ ایک کامیاب سپہ سالار کی سب سے اہم صفت شجاعت ہے جو آپ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلی آلہ واصحابہ وسلم میں بدر اور خیبر کی جنگوں میں نمایاں نظر آئی۔ ساتھ ہی، آپ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلی آلہ واصحابہ وسلم میں انصاف پسندی تھی؛ آپ جنگ کے دوران قیدیوں، زخمیوں اور غیر جنگجوؤں کے ساتھ حسن سلوک فرماتے۔ آپ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلی آلہ واصحابہ وسلم اپنی فوج کے ارکان کی حوصلہ افزائی اور ان کی ضروریات کا خیال رکھتے۔

نبی کریم (خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلی آلہ واصحابہ وسلم) میں وہ تمام خوبیاں موجود تھیں جو ایک مثالی سپہ سالار میں ہونی چاہییں:

(1) دور اندیشی اور بصیرت (2) جنگی فنون کی مہارت (3) قابل افسروں کا انتخاب (4) فوج کا نظم وضبط
(5) سپاہیوں کی حوصلہ افزائی اور ہمدردی (6) دفاعی تیاری اور جدید اسباب کا استعمال (7) ایمان افروز بہادری

آپ نے غزوات میں نہ صرف یہ تمام اوصاف ظاہر کیے بلکہ انہیں عملی تربیت کے طور پر اپنی امت کے لیے چھوڑا۔

نبی کریم (خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلی آلہ واصحابہ وسلم) کا جنگ سے گریز اور امن پسندی:

نبی کریم خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلی آلہ واصحابہ وسلم نے ہمیشہ امن کو فوقیت دی اور جنگ سے گریز کو اپنے اخلاق اور طریقہ کار کا اہم جزو بنایا۔ آپ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلی آلہ واصحابہ وسلم کا مقصد معاشرے میں سلامتی اور انصاف قائم کرنا تھا، نہ کہ محض لڑائی جھگڑا۔ کئی مواقع پر آپ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلی آلہ واصحابہ وسلم نے جنگ سے پہلے مذاکرات، سمجھوتے اور معاہدے کرنے کی کوشش کی تاکہ خون ریزی روکی جا سکے۔ اگرچہ دشمنوں کی زیادتیوں اور مسلمانوں پر ظلم کے باعث بعض اوقات دفاعی جنگیں ناگزیر ہوئیں، مگر آپ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلی آلہ واصحابہ وسلم نے ہمیشہ حد درجہ صبر اور تحمل سے کام لیا۔ جنگ کے دوران بھی آپ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلی آلہ واصحابہ وسلم نے دشمن کے معصوم لوگوں، خواتین اور بچوں کو نقصان نہ پہنچانے کی سخت ہدایت دی۔

آپ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلی آلہ واصحابہ وسلم نے فرمایا: "نہ تم پہلے حملہ کرو اور نہ ظلم کرو۔" (سنن نسائی: 4196)۔

اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ آپ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلی آلہ واصحابہ وسلم کی امن پسندی اور جنگ سے گریز کی پالیسی کتنی مضبوط تھی۔ قرآن مجید میں بھی اللہ تعالیٰ نے فرمایا

{وَإِنْ جَنَحُوا لِلسَّلْمِ فَاجْنَحْ لَهَا وَتَوَكَّلْ عَلَى اللَّهِ} (سورۃ الانفال، 61)

"اگر وہ صلح کی طرف مائل ہوں تو آپ بھی مائل ہو جائیے اور اللہ تعالیٰ پر بھروسا رکھیں۔"

سوال 2: سیرتِ نبوی (خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلی آلہ واصحابہ وسلم) کی روشنی میں آدابِ جہاد، مقتولین کے بارے میں احکام، قیدیوں اور مفتوحین کے ساتھ حسنِ سلوک پر نوٹ تحریر کریں۔

جواب: غزوات کی قیادت سیرتِ نبوی (خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلی آلہ واصحابہ وسلم) کا عظیم باب:

نبی کریم (خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلی آلہ واصحابہ وسلم) نے اپنی حیات طیبہ میں تقریباً 28 غزوات کی قیادت فرمائی۔ ان تمام میں آپ (خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلی آلہ واصحابہ وسلم) نے اعلیٰ جنگی تدبر، اخلاقی قیادت، فوجی نظم، اور ایمانی استقامت کا مظاہرہ کیا۔ ہر غزوہ اپنے اندر ایک تربیتی درس رکھتا ہے جو آج بھی فوجی قیادت، نظم و نسق اور سٹر یٹیجک پلاننگ کے لیے رہنمائی فراہم کرتا ہے۔

نبی کریم (خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلی آلہ واصحابہ وسلم) نے جہاں انسانیت کو روحانی و اخلاقی تعلیمات سے روشناس کروایا، وہیں آپ (خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلی آلہ واصحابہ وسلم)

stepacademyofficial.com

نے ایک جرأت مند، تدبر افروز، اور امن دوست سپہ سالار کا کردار بھی ادا کیا۔ آپ (خاتم النبیین ﷺ) کی جنگی زندگی ہمیں سکھاتی ہے کہ ایمان، حکمت، رازداری، انصاف اور صلح پسندی ہی اصل طاقت ہیں۔

صلح قیادت کی بنیادی حکمت:

نبی کریم خاتم النبیین ﷺ کی قیادت کا سب سے اہم پہلو صلح اور امن کو ترجیح دینا تھا۔ آپ خاتم النبیین ﷺ ہمیشہ جنگ سے پہلے مذاکرات اور معاہدے کرنے کی کوشش کرتے تاکہ خونریزی سے بچا جا سکے۔ آپ خاتم النبیین ﷺ نے مسلمانوں کو بھی یہی ہدایت دی کہ مشکل حالات میں صبر و تحمل کے ساتھ مسائل کو حل کریں اور دشمن کے ساتھ میل جول اور حسن سلوک اختیار کریں۔

نبی کریم خاتم النبیین ﷺ کی یہ صلح پسندی آج کے دور میں بھی قیادت اور حکمت عملی کی اعلیٰ مثال ہے کہ مسئلے کا حل جنگ نہیں بلکہ مذاکرات اور افہام و تفہیم ہے۔

صلح حدیبیہ اس حکمت عملی کا اعلیٰ ترین نمونہ ہے، جب چودہ سو جانثار صحابہ کرام رضی اللہ عنہم بیعت رضوان کر چکے تھے، مگر آپ (خاتم النبیین ﷺ) نے جنگ کے بجائے امن کا راستہ اپنایا اللہ تعالیٰ نے اسی صلح کو "فتح مبین" قرار دیا۔ ارشاد خداوندی:

{إِنَّا فَتَحْنَا لَكَ فَتْحًا مُّبِينًا} (سورۃ الفتح: 1)

"یقیناً ہم نے آپ کے لیے ایک واضح فتح عطا کی۔"

مقابلے میں استقامت کا درس:

نبی کریم خاتم النبیین ﷺ نے اپنی زندگی میں ہر مشکل اور آزمائش میں ثابت قدمی اور استقامت کا درس دیا۔ آپ خاتم النبیین ﷺ نے نہ صرف خود صبر کا مظاہرہ فرمایا بلکہ اپنے پیروکاروں کو بھی صبر اور حوصلے کا مظاہرہ کرنے کی تلقین فرمائی۔ مشکلات اور دشمنوں کی سختیوں کے باوجود آپ خاتم النبیین ﷺ نے کبھی ہار نہیں مانی اور اللہ تعالیٰ کی رضا کے لیے ہمیشہ محنت اور جدوجہد کی۔ قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

﴿وَاصْبِرْ وَمَا صَبْرُكَ إِلَّا بِاللَّهِ﴾ (سورۃ النحل: 127)

صبر کرو اور یاد رکھو کہ صبر اللہ کی مدد سے ہی ممکن ہے۔

آپ خاتم النبیین ﷺ نے شعب ابی طالب کی محنت کش زندگی اور مکہ کی مشکلات کے دوران بھی ثابت قدمی کا مظاہرہ کیا۔ آپ خاتم النبیین ﷺ کی یہ استقامت مسلمانوں کو یہ سکھاتی ہے کہ زندگی میں مشکلات آئیں گی، لیکن اللہ کی مدد اور صبر کے ساتھ انسان ہر آزمائش میں کامیاب ہو سکتا ہے۔ استقامت ہی کامیابی کی کنجی ہے۔

رسول اللہ (خاتم النبیین ﷺ) نے اپنے صحابہ کو سکھایا کہ جنگ کی تمنا نہ رکھو، بلکہ اللہ تعالیٰ سے امن و عافیت مانگو، مگر اگر جنگ ہو جائے تو صبر و استقامت اور بہادری سے مقابلہ کرو۔ فرمان نبوی (خاتم النبیین ﷺ):

"دشمن سے مڈبھیڑ کی خواہش نہ کرو، اللہ تعالیٰ سے عافیت مانگو، مگر جب مقابلہ ہو تو صبر کرو، جنت تلواروں کے سائے تلے ہے۔" (صحیح بخاری: 2966)

مشاورت قیادت کی بنیاد:

نبی کریم خاتم النبیین ﷺ کی قیادت کی ایک نمایاں خصوصیت مشاورت کو اہمیت دینا تھا۔ آپ خاتم النبیین ﷺ ہر بڑے فیصلے سے پہلے صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے مشورہ فرماتے تاکہ مختلف آراء سن کر بہتر فیصلہ کیا جا سکے۔ یہ طریقہ نہ صرف آپ

stepacademyofficial.com

خاتم النبیین ﷺ کی حکمت کو ظاہر کرتا ہے بلکہ قیادت میں شراکت داری اور باہمی احترام کا درس بھی دیتا ہے۔

ارشاد باری تعالی ہے:

﴿وَ شَاوِرْهُمْ فِي الْأَمْرِ﴾ (سورۃ آل عمران: 159)

ترجمہ: "اور (ضروری) معاملات میں اُن سے مشورہ کیجیے۔"

آپ خاتم النبیین ﷺ کی اس حکمت عملی کی بدولت مسلمانوں میں اتحاد اور اتفاق پیدا ہوا اور فیصلے سب کی رضامندی سے کیے گئے۔ مشاورت کی اس روش نے نہ صرف ریاستِ نبوی میں فلاح وبہبود کو یقینی بنایا بلکہ یہ آج کے دور کے حکمرانوں اور قائدین کے لیے بھی بہترین نمونہ ہے کہ کامیاب قیادت کے لیے مشورہ اور مشاورت ضروری ہے۔

مشاورت کی اہمیت:

اسلام میں مشاورت کو بڑی فضیلت حاصل ہے، کیونکہ یہ اجتماعی فیصلوں میں برکت، حکمت اور اتحاد پیدا کرتی ہے۔ نبی کریم (خاتم النبیین ﷺ) نے زندگی کے ہر اہم مرحلے پر صحابہ کرام رضی سے مشورہ کیا، خواہ وہ جنگی حکمت عملی ہو، داخلی امور ہوں یا خارجی پالیسی۔ ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

﴿وَأَمْرُهُمْ شُورَىٰ بَيْنَهُمْ﴾ (سورۃ الشوریٰ: 38)

ترجمہ: "اور ان کے معاملات آپس کے مشورے سے (طے) ہوتے ہیں"۔

غزوۂ خندق کے موقع پر حضرت سلمان فارسی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی رائے پر عمل کرتے ہوئے مدینہ کے گرد خندق کھودی گئی۔ یہ فیصلہ اس وقت عربوں کے لیے نیا اور غیر روایتی تھا، مگر رسول اللہ تعالیٰ (خاتم النبیین ﷺ) نے اسے قبول فرمایا، جس سے معلوم ہوتا ہے کہ آپ (خاتم النبیین ﷺ) بہترین رائے کو، خواہ کسی کی ہو، قبول کرنے والے تھے۔ نبی کریم (خاتم النبیین ﷺ) نے جنگ کو آخری حل سمجھا، ہمیشہ امن، عافیت، صبر، مشاورت اور بہادری کو ترجیح دی۔ آپ (خاتم النبیین ﷺ) کی قیادت کا انداز ہمیں سکھاتا ہے کہ ایک کامیاب رہنما وہی ہے جو:

1۔ امن کو ترجیح دے۔

2۔ فیصلہ مشورے سے کرے۔

3۔ صبر واستقامت کے ساتھ مشکل وقت کا سامنا کرے۔

4۔ بہادری کے ساتھ قوم کی قیادت کرے۔

نبی کریم (خاتم النبیین ﷺ) کی جنگی اخلاقیات:

نبی کریم (خاتم النبیین ﷺ) نے جنگ جیسے سخت موقع پر بھی اعلیٰ اخلاق اور انسانیت کے اصولوں کو قائم رکھا۔ آپ خاتم النبیین ﷺ کی تعلیمات کا مقصد صرف دشمن کو شکست دینا نہیں، بلکہ عدل، رحم اور انسانی وقار کو بحال کرنا تھا۔ آپ خاتم النبیین ﷺ نے ہمیشہ غیر ضروری خونریزی سے روکا، عورتوں، بچوں، بوڑھوں، کسانوں اور عبادت گاہوں میں مصروف لوگوں کو نقصان پہنچانے سے منع فرمایا۔ غزوۂ بدر، احد اور خندق سمیت تمام غزوات میں نبی کریم خاتم النبیین ﷺ نے اخلاقی اصولوں کی پاسداری فرمائی۔ ایک موقع پر آپ خاتم النبیین ﷺ نے ارشاد فرمایا:

"کسی ضعیف، بچے، یا عورت کو قتل نہ کرو، اور درختوں کو نہ کاٹو" (سنن ترمذی: 1408)

stepacademyofficial.com

سوال 3: بطور سپہ سالار سیرتِ نبوی (خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ واصحابہٖ وسلم) کے فوائد و ثمرات بیان کریں۔

جواب: نبی کریم (خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ واصحابہٖ وسلم) نہ صرف ایک بہترین قائد اور معلم تھے بلکہ ایک کامیاب سپہ سالار بھی تھے۔ آپ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ واصحابہٖ وسلم کی عسکری قیادت نے دنیا کو امن، نظم، عدل اور حکمت کا ایک ایسا عملی نمونہ عطا کیا جو رہتی دنیا تک قابلِ تقلید ہے۔ بطور سپہ سالار آپ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ واصحابہٖ وسلم کی سیرت کے درج ذیل فوائد و ثمرات ہیں:

قوت و عدل کا امتزاج: آپ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ واصحابہٖ وسلم نے ہر جنگ میں دشمن کی طاقت کا درست اندازہ لگا کر عدل و حکمت سے فیصلہ فرمایا۔ جنگ بدر سے لے کر صلح حدیبیہ تک ہر موقع پر یہ توازن نمایاں رہا۔

مشاورت کی بنیاد: آپ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ واصحابہٖ وسلم نے جنگی امور میں صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے مشورہ لے کر قیادت کے جمہوری اصول قائم کیے۔ (سورۃ آلِ عمران: 159)

اخلاقی اصولوں کی پاسداری: نبی کریم خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ واصحابہٖ وسلم نے جنگ میں عورتوں، بچوں، بوڑھوں اور عبادت گاہوں کو نقصان نہ پہنچانے کا حکم فرمایا۔ (سنن ابن ماجہ: 2851)

دشمن کے لیے بھی رحم: قیدیوں کے ساتھ حسنِ سلوک اور عام معافی جیسے واقعات سے آپ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ واصحابہٖ وسلم نے یہ پیغام دیا کہ مقصد صرف فتح نہیں بلکہ دلوں کو جیتنا ہے۔

مواقع کی حکمت سے پہچان: آپ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ واصحابہٖ وسلم نے غزوہ خندق میں خندق کھود کر مدافعتی جنگ کی حکمت عملی اپنائی جو عرب میں نئی تھی، یہ بصیرت کی علامت ہے۔

امن کو ترجیح: نبی کریم خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ واصحابہٖ وسلم نے صلح حدیبیہ جیسے معاہدے کر کے امت کو امن کی اہمیت سکھائی۔

قوتِ برداشت اور صبر: طائف کے مقام پر سنگ باری کے باوجود آپ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ واصحابہٖ وسلم نے بد دعا نہ کی، بلکہ ہدایت کی دعا فرمائی۔

انقلابی فلاحی نظام: عسکری قیادت کو صرف جنگی کامیابی کے طور پر نہیں، بلکہ عدل، حقوق، اور فلاحی اقدار کے قیام کے لیے استعمال فرمایا۔

ان تمام خوبیوں کی روشنی میں نبی کریم (خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ واصحابہٖ وسلم) کی سپہ سالاری کا انداز ہر دور کے رہنما اور حکمران کے لیے بہترین نمونہ ہے، جس کی تقلید سے ریاستی استحکام، اخلاقی بلندی، اور عالمی امن ممکن ہے۔

اضافی کثیر الانتخابی سوالات

(i) نبی کریم (خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ واصحابہٖ وسلم) نے غزوہ بدر میں کس چیز کا مظاہرہ کیا؟

(الف) صلہ رحمی کا　　(ب) شجاعت و استقلال کا ✓

(ج) عفو و درگزر کا　　(د) سخاوت کا

(ii) نبی کریم خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ واصحابہٖ وسلم کی جنگی حکمت عملی میں سب سے اہم کیا تھی؟

(الف) رازداری کو ✓　　(ب) جارحیت کو

(ج) دانشمندی اور تدبر کو　　(د) طاقت کے بے تحاشا استعمال کو

(iii) نبی کریم (خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ واصحابہٖ وسلم) کی سپہ سالاری میں سب سے زیادہ اہم کیا تھا؟

(الف) سخاوت کو　　(ب) انتقام کو　　(ج) عدل و انصاف کو ✓　　(د) اپنی طاقت بڑھانے کو

stepacademyofficial.com

(iv) جنگی قیدیوں کے ساتھ نبی کریم خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کا رویہ تھا:

(الف) سختی سے پیش آنا (ب) حسن سلوک اور مہربانی ✓

(ج) سزا دینا (د) نظر انداز کرنا

(v) نبی خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کی امن پسندی کا سب سے بڑا ثبوت کیا ہے؟

(الف) جنگوں کا زیادہ ہونا (ب) دشمنوں کو ختم کرنا

(ج) فتح مکہ کے موقع پر عام معافی ✓ (د) ہر حالت میں جنگ کرنا

(vi) نبی کریم خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے اپنی فوج کی رہنمائی میں کیا دیا؟

(الف) صرف حکم (ب) طاقت کا زور (ج) اخلاقیات اور مشورہ ✓ (د) خود غرضی۔

(vii) نبی کریم خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کا جنگ سے گریز کیوں تھا؟

(الف) خوف کی وجہ سے

(ب) ہتھیاروں کی کمی کی وجہ سے

(ج) امن کو ترجیح دینا ✓

(د) جنگ سے نفرت کی وجہ سے

(viii) فتح مکہ کے بعد نبی کریم خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے کس طرح کا رویہ اختیار کیا؟

(الف) سخت انتقام کا

(ب) انتقامی کارروائی کا

(ج) عام معافی اور رحم کا ✓

(د) قیدیوں کو سزا دینے کا

(ix) نبی کریم خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کی جنگی حکمت عملی میں شامل نہیں تھا:

(الف) دانشمندی (ب) تدبر (ج) انتقام ✓ (د) انصاف

(x) اسلام میں جہاد کا مقصد ہے:

(الف) لڑائی کرنا (ب) خون بہانا (ج) ظلم کو ختم کرنا ✓ (د) فتوحات کرنا

اضافی مختصر جوابی سوالات

(i) **غزوہ بدر میں نبی کریم خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے کیا سبق دیا؟**

جواب: غزوہ بدر میں نبی کریم خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے شجاعت، استقلال، اور حکمت کا مظاہرہ کیا جس سے مسلمانوں میں حوصلہ اور ایمان مضبوط ہوا۔

(ii) **نبی کریم خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے جنگ میں قیدیوں کے ساتھ کیسا سلوک کیا؟**

جواب: نبی کریم خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے قیدیوں کے ساتھ ہمیشہ حسن سلوک اور مہربانی کا رویہ اختیار فرمایا اور ظلم و زیادتی سے سختی سے پرہیز کیا۔

(iii) **نبی کریم خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کی امن پسندی کی ایک مثال بیان کریں۔**

جواب: فتح مکہ کے موقع پر نبی کریم خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے عام معافی دی اور دشمنوں کو معاف کر کے امن کی مثال قائم کی۔

(iv) **ریاستِ نبوی میں مشاورتی نظام کی اہمیت کیا تھی؟**

جواب: مشاورتی نظام سے مشترکہ فیصلے کیے جاتے تھے، جس سے قیادت مضبوط اور متحد ہوتی تھی۔

stepacademyofficial.com

(v) نبی کریم خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلی آلہ واصحابہ وسلم کی جنگی حکمت عملی میں سب سے بڑی خوبی کیا تھی؟

جواب: دانشمندی، تدبر، اور دشمن کی طاقت کو کمزور کرنا نبی کریم خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلی آلہ واصحابہ وسلم کی جنگی حکمت عملی کی اہم خصوصیات تھیں۔

(vi) جہاد کا اسلامی نقطہ نظر کیا ہے؟

جواب: جہاد ظلم و ستم کے خلاف دفاعی اقدام ہے تاکہ حق اور عدل قائم کیا جاسکے۔

(vii) نبی کریم خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلی آلہ واصحابہ وسلم نے جنگ میں کون سے اخلاقی اصول اپنائے؟

جواب: نبی کریم خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلی آلہ واصحابہ وسلم نے بے گناہ افراد، عورتوں اور بچوں کو نقصان نہ پہنچانے کے اصول اپنائے۔

(viii) فتح مکہ کے بعد نبی کریم خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلی آلہ واصحابہ وسلم کا رویہ کیسا تھا؟

جواب: نبی کریم خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلی آلہ واصحابہ وسلم نے عام معافی اور رحم کا رویہ اختیار کیا، جس سے دشمنوں کے دل نرم ہو گئے۔

(ix) نبی خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلی آلہ واصحابہ وسلم کی سپہ سالاری کا مسلمانوں پر کیا اثر پڑا؟

جواب: نبی خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلی آلہ واصحابہ وسلم کی قیادت میں مسلمانوں میں جذبہ جہاد اور اتحاد پیدا ہوا، جس سے اسلامی ریاست مضبوط ہوئی۔

(x) غزوہ خندق میں مسلمانوں نے کس تدبیر سے دشمن کا مقابلہ کیا؟

جواب: مسلمانوں نے خندق کھود کر دشمن کو روک کر دفاع کیا، جو ایک بہترین حکمت عملی تھی۔

حل مشقی سوالات

سوال نمبر1: درست جواب کا انتخاب کریں۔

(i) حضرت سلمان فارسی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے مشورے پر عمل کیا گیا:

(الف) غزوۂ حنین میں　(ب) غزوۂ تبوک میں　(ج) غزوۂ بدر میں　(د) غزوۂ خندق میں ✓

(ii) نبی کریم (خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلی آلہ واصحابہ وسلم) دشمن کو اطلاع ملنے سے پہلے مکہ مکرمہ پہنچ گئے:

(الف) غزوۂ خندق میں　(ب) فتح مکہ میں ✓　(ج) غزوۂ احد　(د) غزوۂ حنین میں

(iii) نبی کریم (خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلی آلہ واصحابہ وسلم) کے طاقت کے باوجود کفار کے ساتھ معاہدہ کرنے سے ہمیں سبق ملتا ہے:

(الف) امن پسندی کا ✓　(ب) میانہ روی کا　(ج) سخاوت کا　(د) عدل وانصاف کا

(iv) خواتین، بچوں اور بوڑھوں کو قتل نہ کرنے کا شمار ہوتا ہے:

(الف) آدابِ جہاد میں ✓　(ب) آداب تجارت میں

(ج) آدابِ سفر میں　(د) آدابِ مجلس میں

(v) اسوۂ حسنہ کی روشنی میں جہاد فی سبیل اللہ کا مقصد ہے:

(الف) اعلائے کلمۃ اللہ ✓　(ب) دیگر علاقوں کا حصول

(ج) مال غنیمت کا حصول　(د) قیدیوں کا حصول

stepacademyofficial.com

سوال نمبر 2: مختصر جواب دیں۔

(i) بطور سپہ سالار نبی کریم (خاتم النبیین ﷺ) کے دو اوصاف لکھیں۔

جواب: نبی کریم (خاتم النبیین ﷺ) ایک باصلاحیت منصوبہ ساز اور اعلیٰ اخلاق کے حامل سپہ سالار تھے۔ آپ (خاتم النبیین ﷺ) میں دور اندیشی اور جنگی حکمت عملی کی بھرپور صلاحیت موجود تھی۔

(ii) صلح حدیبیہ میں نبی کریم (خاتم النبیین ﷺ) کے کردار کو بیان کریں۔

جواب: صلح حدیبیہ میں نبی کریم (خاتم النبیین ﷺ) نے جنگ کی طاقت رکھنے کے باوجود صبر، حلم اور امن پسندی کا مظاہرہ فرماتے ہوئے دشمن کی شرائط تسلیم کر کے امن کو ترجیح دی۔

(iii) جنگ کے آداب کے حوالے سے نبی کریم (خاتم النبیین ﷺ) صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کو کیا ہدایات جاری کرتے تھے؟

جواب: آپ (خاتم النبیین ﷺ) عورتوں، بچوں، بوڑھوں کو قتل کرنے، عبادت گاہوں کو نقصان پہنچانے، اور بے گناہوں پر حملہ کرنے سے سختی سے منع فرماتے تھے۔

(iv) قیدیوں سے حسن سلوک کے بارے میں نبی کریم (خاتم النبیین ﷺ) کی تعلیمات تحریر کریں۔

جواب: نبی کریم (خاتم النبیین ﷺ) قیدیوں کے ساتھ نرمی اور شفقت کا حکم دیتے تھے، اور ان پر ظلم و زیادتی سے منع فرماتے تھے۔ غزوۂ بدر کے قیدیوں کے ساتھ یہی سلوک کیا گیا۔

(v) اسلام کے تصورِ جہاد اور دہشت گردی میں فرق واضح کریں۔

جواب: اسلام کا جہاد عدل و امن کے قیام، مظلوموں کے دفاع، اور دین کی سربلندی کے لیے ہوتا ہے، جب کہ دہشت گردی میں ذاتی مفاد، ظلم، خوف اور فساد شامل ہوتا ہے۔

سوال نمبر 3: تفصیلی جواب دیں۔

بطورِ سپہ سالار نبی کریم (خاتم النبیین ﷺ) کے اوصاف اور آپ (خاتم النبیین ﷺ) کی تعلیمات پر تفصیلی نوٹ لکھیں۔

جواب: جواب کے لیے دیکھیں اس سیکشن کا سوال نمبر 1

سرگرمیاں برائے طلبہ و اساتذہ کرام

☆ طلبہ کو نبی کریم خاتم النبیین ﷺ کے اسوۂ حسنہ سے سپہ سالار کی خصوصیات کے چند واقعات سنائیں جو سبق میں شامل نہ ہوں۔

☆ روزمرہ زندگی میں ہم نبی کریم خاتم النبیین ﷺ کی بطور سپہ سالار خصوصیات کو کب اور کہاں اپنا سکتے ہیں؟

☆ مستشرقین کی طرف سے جہاد پر کیے گئے اعتراضات کے مدلل جوابات پر مذاکرہ کروائیں جس سے جہاد اور دہشت گردی میں فرق واضح ہو۔

stepacademyofficial.com